

کُلِّمْ عَلِيَّهَا فَإِنَّهُ وَيَبْقَى وَجْهَهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

”پھر باپ ہو جہان میں پیدا تو بھائی ہو“

در قسم فرمودہ حضرت نواب مبارک مہیکہ صاحب مدرسہ امداد

برادر حکیم تنویر صاحب - السلام علیکم - دل و دماغ ہمارا اپنی طبیعت بہت خراب رہی چھوٹے بھائی میرے رخصت ہو گئے۔ باوجود چاہنے کے ان کے لئے کچھ نہیں کر سکا۔ ایک آنے جانے والوں سے ہمدردی کرنے والوں سے چھپ کر بیٹھا بھی نہیں جاتا۔ چند سطور جلد جلد لکھ کر اس سال میں آپ میرا خط لکھ سکتے ہیں۔ خود دیکھ میں کہ کوئی نقلی نہ ہو۔ بہت مدد ملی ہے تمھارے۔ فقط مبارکباد

۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء صبح کے وقت میں جلسہ گاہ میں جانے کے تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی کہ ایک عزیز نے یہ خبر سنا دی کہ میرے پیارے چھوٹے بھائی کی آخری سانس لے رہے ہیں۔ بالفاظ ایک تیر خفا کہہ رہے تھے۔ پارہ ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس طرح یہ ہال پہنچی جا کر دیکھا تو خدا تعالیٰ کا منشا پورا ہو چکا تھا یعنی سانس دلنے کی بریگہ سی کوشش جاری تھی۔ چھو ایک حد تک جاری رکھ کر چھوڑ دیا گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وقت میں نے جھجک کر پیشانی پر پرہیز دیا اور ان کے کان میں درد پھر سے ڈالنے سے اپنے آقا و خوالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ام المومنین علیہا السلام کو اپنا سلام پہنچانے کی درخواست کی۔ اب تک دل نہیں ٹان رہا تھا خیال تھا کہ شاید اسی سانس چلے گئے گا مگر چھوٹی امیدیں بشریت اور محبت کا تقاضا ہوتی ہیں انسان کو تو بے میرے چھوٹے بھائی حضرت مرزا شریف احمد مرحوم ۲۲-۳۳ سال سے شدید درد دل وغیرہ سے طویل رہتے تھے۔ کئی کئی روز ان پر بڑے دکھاوہ درکب کے لگاتار تھے۔ گریز میں ساڑھے تین سال کا خاصہ بڑا دکھاوہ ماس کا حملہ ہوا۔ ہاسپٹل میں بھی داخل رہے اس کے بعد تو دراصل وہ بہت سخت بیمار ہی رہے۔ خدا بخشنے پھر دل پھاڑ ہونے لگا اور اس کے قبائلی خصوصیات و فطرت سے گواہا پہلے سے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی ہاؤں پگھلنے پر دردم دل کی کوڑی مڑیں پیکر گئی ہاؤں پیلنے پیلنے گئے۔ اور پڑیں بھی ٹھیک۔ جی کے تھکے تھکے پیرے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ گویا تمام جسم ہی ضرب خوردہ تھا۔ وہ عالی دماغ وہ ”جوہر قابل“ وہ ”بیتربا ہاؤں“ انہوں نے عیاریوں کے ہاؤں میں اکثر چھپا رہا اور اس کی بوری روشنی سے اس کا تابلیت خدا داد سے دیا نہ کہ نہیں اٹھا سکی۔

میرے بھائی تھے۔ میں اپنے خواب ان کی یہ خصوصیت دیکھ کر ان کو ہی سنبھال کر تھی ایک بار خیال ظاہر کیا کہ میرا دل چاہتا ہے ایک نیا تعمیر نامہ مرتب کر دوں جس میں میری ہمدردی اور خفاں ہماری ملکی اشیاء کی بھی تعمیر میں لکھی جائیں۔ مگر بیماریوں نے صحت زدی انہوں مجھ سے صرف کچھ کم درساں ہی رہے تھے۔ ہم دونوں اور مبارک احمد زیادہ ساتھ کھیلے اور وہ تو ساتھ پڑھے بھی گمراہ وجود ان کے ہمیشہ بہت محبت نہ سلوک کے اہل ان کے سادہ سادہ بنے تکلف طریقے ان کے علم و فضل ان کی انہماکی شرافت کی وجہ سے میرے دل میں ان کی عزت اور ادب بڑھتے ہی گئے۔ علمی پہلو کے علاوہ ایک نہایت شریفانہ کام ہاشمی نہایت صاف دل و غریب طبیعت۔ دل کے بادشاہ عالی حوصلہ صاحب مزاج و جوتھے۔ اسی لئے نہیں کہ وہ میرے بھائی تھے۔ مگر اس کو الگ لکھ کر کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے انکی بابت سوال کرے تو میں یہی کہوں گی اور دونوں سے کہوں گی کہ وہ ایک ہیوٹھا نایاب وہ سراپا شرافت تھا۔ ایک چاند تھا جو چھپا رہا اثر ادر چھپے چھپے چھپے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی انکسرت رحمت میں پہنچ گیا۔ ان کے دکھ درد فرختم ہو گئے۔ گو جارسے دنوں میں بنے تنگ ان کی یاد اور درد و جدائی قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ سے خدمت کی توفیق دے۔ ماہ و ماہو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

میری انکی عمر میں بہت کم فرق تھا۔ ہر وقت کا ساتھ اگئے کھیلنا کودنا اور چھوٹے بھائی بہت فرخ و شنگ بھی تھے۔ بچپن میں حکم کبھی نہیں پڑے۔ مجھے ایک بار بھی کبھی انہوں نے نہیں سنا یا کبھی ہمیشہ کہتا تھا جیتے میری۔۔۔ سزا دی ہوئی تو وہ ہر ارشاد شدہ بڑا میرے میاں کے داماد بنے اور کئی سال پورا زینب بیگم زوجہ محترمہ حضرت مرزا شریف احمد کی حالت کے سلسلہ میں ہمارے ہاؤں ٹھہرے اور اس کے ایک گھر میں رہے۔ دنیا میں جیسا کہ ہو جاتا ہے سو سکتا ہے کہ ان بھائی کی سلام میر کسی وقت کوئی بدترنگی ہو جاتی۔

آپ سب دعاؤں پر زور دینا یہی اصل مسددی ہے مرحوم کے لئے اور ہر جگہ لئے خصوصاً حضرت سیدنا بڑے بھائی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح عبدالمکرم الامام ابو حضرت سیدنا بھائی صاحب کی رحمت کے لئے اب اور بھی زور سے توفیق دینے خاص۔ اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہوئے دعا میں کوئی۔

والسلام مبارک

ذبیحہ ترقی کا میدان بہت تنگ ہے لیکن میدان ایسا بھی جہاں لہر لہان آپہنچا یا کھڑکتا ہے

اور وہ خدارسیدہ بننے کا میدان ہے

جب کسی مومن کو تکلیف دی جاتی ہے تو خدا نے واحد خود آسمان سے اتراتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ العزیز

سورت الشعراء کا دو آیت کریمہ
فَاتَمَّ حَسْرَتِي فِي الْاَلْوَابِ الْغَلِيظِ
الَّذِي خَضَعْتَنِي فَهَوْجُهَا فِي يَدِيَ
معارف تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرماتا ہے۔
رب الغلظین کے الفاظ استعمال
فرما کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس
طرح بھی اشارہ فرمایا ہے کہ میں جس
خدا پر ایمان رکھتا ہوں وہ

ایک زندہ اور طاقتور خدا
ہے۔ مگر تمہارے معبودوں میں تو جان ہی
نہیں۔ انہوں نے تمہاری مدد کیا کرتی ہے و
بے شک رب الغلظین کے معنی میں یہ بھی
داخل ہے کہ ہمارا خدا ان لوگوں کا بھی خدا
ہے اور جانوروں کا بھی خدا ہے۔ اور
یکڑوں کو لوگوں کا بھی خدا ہے انکا طرح
وہ عربوں کا بھی خدا ہے اور ایسا ہیوں کا
بھی خدا ہے۔ اور

مہندوستانیوں کا بھی خدا
ہے۔ لیکن رب الغلظین میں جن جانوروں
کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ زمانہ کے محافظ
بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس کے ایک معنی
یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں خدا کو میں کہتا
ہوں وہ ایک زندہ خدا ہے۔ وہ آدم
کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ وہ
نوح کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔
اور وہ میرے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا
ہے اور میدان آسنے والوں کا بھی خدا ہوگا
اور وہ آدم علیہ السلام کے زمانہ کے
لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور نوح علیہ السلام
کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور
ہمارے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا ہے
اور میدان آسنے والے لوگوں کا بھی خدا ہوگا
صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک زندہ
خدا ہے۔ اگر وہ زندہ نہ ہوتا تو پھر
زمانہ کے لوگوں کا کس طرح خدا ہو سکتا
پس رب الغلظین کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے اس طرح بھی توجہ دلائی کہ
میرا خدا ایک زندہ خدا ہے جس سے پھر
زمانہ کے لوگ دیباہ نہ آسکتے ہیں
بے پلٹ لوگ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔

مگر تمہارے بہت زیادے لوگوں کوئی خاندان
پہنچے اور نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا رہے
ہیں۔ تمہارے خدا سے معبودوں کو میری
جان ہی ملے گی تمہارے خدا اور ان کے
آگے رہو کہ وہ دعا مانگے۔ پھر دیکھو کہ

میرا رب الغلظین خدا جتنا ہے
پانچواں سے بہت بڑے معجزات حاصل کرتے ہیں۔ گویا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا کہ جس
طرح ایک چھوٹا چم جب آگیا آگ میں سے
گزر رہا ہوتا ہے اور آگ کے اوپر پائش
اور تڑپاڑپاڑ کے اس کو دفن کرنے کے لئے
آگ میں گرا کر دیتے ہیں تو ان کی آواز سنیں
آگ لڑنے کی آواز ہے تاہم جو کہنے لگے
سے باہر نکل آتی ہے۔ اس طرح میرا رب
الغلظین خدا میرے ساتھ ہے۔ تم میری
کتنی عیب مخالفت کرو اور مجھے جینے کے
لئے خواہ انتہائی طاقت صرفت کرو۔

یہ کبھی نہیں ہو سکتا
کہ میرا خدا مجھے تھوڑے اور چھوٹے
بیت خدا سے ادا ہو کر غالب آجائیں۔
دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ۔ دنیا کے
بڑے بڑے مددگار۔ دنیا کے بڑے بڑے
لیڈر اور انسانی امداد دہندگان دوسرے کرتے
ہیں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت چھوٹا انسان
آگے آتے ہیں جو بعض دنوں کہ مایاں ہوتے
ہیں۔ اور بعض دفعہ ناکام۔ مگر یہ بھی
مومن کو تکلیف دہی داتی ہے۔ تو خدا نے
وہ خود آسمان سے اتراتا ہے۔ اور
وہ بڑے رالوں کے ساتھ سید پیر
ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک بہترین انعام ہے
جو کسی قوم یا فرد کو حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی
انعام ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی
انعام ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام اور
آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی انعام
ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی جماعت
کو حاصل ہوا۔ اور یہی انعام ہے جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو
حاصل ہوا۔ کہ ایک زندہ خدا اور طاقتور
خدا ان کے ساتھ تھا۔ اور جب بھی

دشمن حملہ آور ہوتا تھا خدا آسمان سے
اتر کر ان کے ساتھ لڑا ہوجاتا تھا اور
وہ ان کے لئے

بڑے بڑے نشانیاں
ظاہر کرتا تھا۔ اور اس کا یہ بیان اتنی قیمتی
پیرائے کا اگر ہمارے ساتھ تو انسان تنگنا کر
فریاد بھی نہ کر سکتا۔ اور بھی دشمنی کریں۔ تاکہ میرے لئے
کی محبت میرے لئے اور زیادہ ہوجائے تاکہ
میرا اسلام نے ایسی خواہش سے منع کر
دیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ لا تلتحقوا المشاکیر بالعدو
دشمنی کتاب التتمہ) اسے موشاہدہ بھی
دشمن کے حملہ کی تباہی نہ کرو۔ آخر ہمیں دینا
چاہیے کہ اس فقرہ کے معنی کیا ہیں؟ کہوں
ہے جو دشمن کے حملہ کی تباہی نہ کرنا ہے۔
ظاہر ہے کہ جہاں تک رالی کا تعلق ہے
جہاں تک سرنگ کا تعلق ہے۔ جہاں تک
تکلیف کا تعلق ہے کوئی شخص بھی

دشمن کے حملہ کی تمنا
نہیں کر سکتا۔ مگر انسان ایسی حالت میں تھے
کہ اس کے دل اس محنت کے ماتحت جس کا
میل نے ابھی ذکر کیا ہے یعنی دفعہ خواہش
کر سکتے تھے کہ کاش ہمارا دشمن ہم پر حملہ
کرے تاکہ ہمارا خدا پھر مجھ پر ہمدردی
کے ساتھ ہمارے پاس آجائے۔ اس صورت میں
دشمن بھی جس قدر نظر نہ کھتے ہوتے۔ سرنگ
کریم سلطان علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے
سناؤ۔ جب دشمن تم پر حملہ کرنا ہے تو
خدا تمہارے ساتھ لڑا ہوجاتا ہے۔ اور
یہ بات تمہیں اتنی عزیز معلوم ہوتی ہے
اور تمہیں اس میں اتنا شراکت ہے کہ
جب وہ دشمن ہم پر حملہ کرے گا ہمارا خدا
پھر ہمارے پاس آجائے۔ مگر تمہارا شراکت
تک خلق کلہا ذلیل ہے وہ ان تک تو
درست ہے۔ لیکن اہل محبتوں اور مشائخ
کے خلاف ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے
ادب کے محافظے ایسی عوامی مشائخ
کیا کرو۔ ہاں جب دشمن تم پر خود بخود حملہ
کرے گا اور تمہارا خدا تعالیٰ سے
بھی تعلق ہوگا تو

یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہیں
چھوڑ دے

کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ وہی سنت ہے کہ وہ
اپنے بندوں کا بھی مدد کرتا ہے اور ان کو
کئی بندہ کے لئے بھی اپنے نشانیاں دکھاتا
ہے۔ جو ان رہنوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پس
فَاتَمَّ حَسْرَتِي فِي الْاَلْوَابِ الْغَلِيظِ
یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ
کی اسی سنت قدیم کی طرف اشارہ کیا ہے کہ
خدا ہے کہ تمہارے لئے یہ سب بت ہیں۔ تم
مساہتے ہو۔ چنانچہ تمہیں دیکھتے ہو میرے لئے
ہیں۔ اگر ان میں کوئی طاقت ہے تو میرے
رب الغلظین خدا کے ساتھ ہیں جو ایک
زندہ اور طاقتور خدا ہے مجھے نفسان
پہنچا کر دکھائیں۔ یقیناً تمہارا بہت نام
رہے گا۔ اور میرا رب الغلظین خدا ہمیشہ
میرا ساتھ دے گا۔

اسی طرح رب الغلظین نے الفاظ میں
یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے بندوں کے ایک
عالم شہرت اور فائدہ مند ہے۔ اور وہ
تعلیم کی طرف سے ایسا بھی معرفت ہوگا کہ
ماری دنیا کی طرف ہوگا اور جس کی لہجہ سنانی
ہے۔ ہمارے کوئی منتفض نہیں ہوا۔
پھر فرماتے ہیں۔ الَّذِي خَضَعْتَنِي فَهَوْجُهَا
فِي يَدِيَ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَدَاهُ بِهٖ
بِسْمِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور اس کے نتیجہ میں لازماً
وہ تمام نظریات اور عقائد سے بچتے
ہوئے
میں نہ ہو۔ اور وہ پھر پھر
اور دیکھتے ہیں مفہوم کا سیلاب کے ساتھ۔
یہ سبھی ہو سکتا ہے کہ وہ نہ پیدا رہے۔
اور مفہوم دین کے لئے کہ ان کو نہ ہو
ہی محبت کا ایک نتیجہ ہے کہ وہ سبھی حوائج
کا شکر ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی
اس بات کا تقاضا نہ کرے۔ کہ کمالی بھی
اسی کی طرف سے۔ آپ کو خود بخود پتہ چلے
معرضہ میں آپ نے اپنے لئے کہ وہ سبھی
محتاج ہے وہ ترقی کے ذمہ دار اور طاقتور
بھی خود بخود پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے

عزیز میاں شریف احمد مرحوم

مقام فرمودہ حضرت مرزا شبیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیز میاں شریف احمد صاحب متعلق مرحوم کا لفظ سکتے ہوئے رحالہ تکوینہ ایک حقیقت بھی ہے اور دعائے کلیدی دل کو ایک بجلی کا سادھکا گھنٹا ہے۔ اور طبیعت اس حقیقت کو فوری طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی مگر حقیقت لہر ہی حقیقت ہے اور یہ ایک جگہ پائش واقو ہے کہ ہم پانچ بھائی بہنوں کی زنجیریں توست و سطلی کر رہی ہیں کے ایک طرف دو بھائی رہ گئے ہیں اور دوسری طرف دو بہنیں ہیں اپنی زنجیر سے کٹ کر عالم ارواح میں پہنچ چکے ہیں۔ نانا اللہ و انالہیہ سادھ جوت رکھل من علیہا فان یدعی وجہ دیبک ذوالجلال والاکرام۔

بہت متوازن اور صاحب ہوتی تھی۔ وہ نہ لڑائیے ایک لہائی کی طرح زبردست جلالی شان رکھتے تھے رگوہر جلال بھی ایک خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے اور نہ ان میں دوسرے بھائی کی طرح نرمی اور فروتنی کا ایسا غلبہ تھا جو بعض لوگوں کی نظر میں کمزوری کا موجب سمجھا جاسکتا ہے۔ مگر حضرت یح مرعود علیہ السلام کی طرح ان کے مزاج میں ایک لطیف قسم کا توازن پایا جاتا تھا۔ عفو و شفقت کے ساتھ پر وہ پائی کی طرح نرم ہوتے تھے۔ جو ہر چیز کو رستہ دینا چاہتا ہے مگر سزا اور عقوبت کے ہاں مزاج میں وہ ایک چٹان کی طرح مستحکم تھے جیسے کوئی جذبہ یا کوئی خیال اپنی جگہ سے متزلزل نہیں کر سکتا تھا۔ اور طبیعت میں انتہائی سادگی اور

عزیز میاں شریف احمد صاحب نے بڑی لمبی بیماری کاٹی اور اسے غیر معمولی صبر و شکر اور بہت کے ساتھ برداشت کیا۔ گذشتہ برس آئیں سال کے طویل عرصہ میں ان پر کئی ایسے موقع آئے جبکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ میں اب زندگی کا خاکستر ہے لیکن مرود علیہ خدائی رحمت کا لفظ انہیں کو بارہو سے پھوٹ کر موت کے منہ سے ہر کھینچ لیا اور ان کے متعلق حضرت یح مرعود علیہ السلام کا یہ الہام بار بار پورا ہوا کہ :-

عزیز نواز می تھی۔ کیا محب کہ ان کی اسی جسمانی اور اخلاقی مشابہت کی طرف حضرت یح مرعود علیہ السلام کے اس الہام میں اشارہ ہو کہ :-
 "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"
 انہوں نے ہر حال ظاہری اور انتظامی رنگ پر حضرت یح مرعود کی فوری جانشینی حاصل نہیں کی تو پھر کمالا مستدار سے کے رنگ میں اس الہام کی یہی تشریح بھی جاسکتی ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

عندہ اللہ علی خلافت التتو قع
 یعنی خدا تعالیٰ اسے ترقی دینے ظاہری حالات کے خلاف
 عہدے گا :-

یہ ایک حقیقت ہے کہ میاں شریف احمد صاحب رگڑتہ میں بائیس سال میں بارہ بیماریاں نے ایسے حملے کئے کہ کئی دفعہ نظام ریاضی کی حالت نڈلنے لگتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ انہیں توفیق کے خلاف بچاتا اور مرنے دیتا ہی نہیں کہ مقدر وقت آ گیا جس سے کوئی ابن آدم بچ نہیں سکتا۔ "لمی عمر کاوی" یاد رکھنا چاہئے کہ اس الہام میں جو اور درج کیا گیا ہے "لمی عمر کاوی" ہرگز نہیں ہے رگوہر حال سادھ سے جیسا ستھ سال کی عمر بھی کوئی چھوٹی عمر نہیں ہے۔ عزت توفیق کے خلاف پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ عزیز میاں شریف احمد صاحب نے پائی بلکہ بار بار پائی۔ خدا کے کلام میں اگر کچھ نہ سمجھو اخفاد کا رازہ تو اگر تلبے اس پر دے کے ماتحت سے شک یعنی لوگ بظاہر بھی سمجھتے رہتے کہ میں شریف احمد صاحب کو لمبی عمر لے گی مگر اصل خدائی وحی میں لمبی عمر نہ پانے کا کوئی ذکر نہیں تھا بلکہ موت توفیق کے خلاف عمر پانے کا ذکر تھا۔ اور یہ خدائی پیش خیری ایسے عجیب و غریب رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ اب جب حقیقت کھل چکی ہے ان الفاظ پر غور کرنے سے ایک خاص قسم کا روحانی سرور حاصل ہوتا ہے اور دل اس ایمان سے بھر جاتا ہے کہ خدا جتنا ہے اور خدا کا کلام حق ہے اور حضرت یح مرعود خدا کے بچے مامور و مرسل ہیں اللہ صلی علیہ و علیٰ سلعہ و علیٰ آلہ و علیٰ سلمہ۔

عزیز میاں شریف احمد صاحب کو حضرت یح مرعود علیہ السلام کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت جسمانی لحاظ سے بھی تھی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تھی۔ جسمانی لحاظ سے ان کا لٹھ اور خدو حال اور رنگ و صفت حضرت یح مرعود علیہ السلام سے دوسرے لکھاؤں کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور اس مشابہت کو مرعود کی نظر سے دیکھنے والا ان کو محسوس کرتا اور ہیجان تھا۔ چنانچہ ان کے جنازے کے وقت مجھ سے بعض دوستوں نے ان خود بیان کیا کہ ان کا دلیر حضرت یح مرعود علیہ السلام سے بہت ملتا ہے اور یہ مشابہت وفات میں اور بھی زیادہ نمایاں ہوئی تھی۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی ہمارے مرحوم بھائی کو بعض لحاظ سے حضرت یح مرعود علیہ السلام کے ساتھ خاص مشابہت حاصل تھی۔ مثلاً اہم امور میں فیصلہ کرتے ہوئے یا شورہ دیتے ہوئے ان کی رائے

عزیز میاں شریف احمد صاحب کو حضرت یح مرعود علیہ السلام کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت جسمانی لحاظ سے بھی تھی اور اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی تھی۔ جسمانی لحاظ سے ان کا لٹھ اور خدو حال اور رنگ و صفت حضرت یح مرعود علیہ السلام سے دوسرے لکھاؤں کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور اس مشابہت کو مرعود کی نظر سے دیکھنے والا ان کو محسوس کرتا اور ہیجان تھا۔ چنانچہ ان کے جنازے کے وقت مجھ سے بعض دوستوں نے ان خود بیان کیا کہ ان کا دلیر حضرت یح مرعود علیہ السلام سے بہت ملتا ہے اور یہ مشابہت وفات میں اور بھی زیادہ نمایاں ہوئی تھی۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی ہمارے مرحوم بھائی کو بعض لحاظ سے حضرت یح مرعود علیہ السلام کے ساتھ خاص مشابہت حاصل تھی۔ مثلاً اہم امور میں فیصلہ کرتے ہوئے یا شورہ دیتے ہوئے ان کی رائے

میاں شریف احمد صاحب کی زندگی میں عسقر کے متغور دور آئے اور مرود ہیں انہوں نے اپنا شاہنشاہی فاقم رکھا۔ دل کے درویش تھے مگر دراج کے کھادشاہ تھے۔ یسر کی حالت کا لویا کہتا ہے عسقر میں بھی وہ اپنے شاہنشاہی مزاج کو قائم رکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کو تنگی کے ایام میں بھی بردہ نہیں تھے۔ اور غریبوں کی مدد میں بھی بڑی خیانت سے حصہ لیتے تھے۔ بعض دفعہ تو ایسا ہوا کہ انہوں نے رستہ چلتے ہوئے کسی غریب کو پاس سے گزرتے دیکھا تو بھٹ جیب میں سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لیکن والا حیرانی میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں مٹاتا رہا۔ اور یہ درویش بادشاہ خانوشی سے آئے نکل گیا۔ اپنے فرخ پر نڈول نہ کرنے کی وجہ سے وہ بادشاہات قرض میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ لیکن کی شاہ غریب کے انداز میں بھی فرق نہیں آیا۔ ساری عمر اسی مشاہدہ ڈگر پر تازہ رہے۔ غائبان کی ولادت کے موقعہ پر خدائی فرستوں نے مسان ران کی آئندہ زندگی کا نظارہ دیکھ کر ہی حضرت یح مرعود علیہ السلام کے کاروں میں یہ خدائی الفاظ پہنچائے ہوئے کہ :-
 "وہ بادشاہ آتا ہے"

در اصل یہ چاروں الہام جو اور درج کئے گئے ہیں عزیز میاں شریف احمد صاحب کی ذاتی زندگی اور ذاتی ریت کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے کہ تمہیں نہیں کہ آگے جگہ ان کی نسل میں ان مشاہت کے بعض ظاہری پہلو بھی در نما ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہی عیب سنت ہے کہ جس شخص سے متعلق کوئی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جاتی ہے۔ وہ بعض اوقات اس کی بجائے اس کی اولاد یا نسل میں پوری ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے آقا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں قبضہ و کسری کے نوازوں کی کھیاں دیکھی تھیں آپ ان کھیلوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ اور یہ نیکیاں آپ کے جنازہ اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ میں آئیں۔ یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک قابل اور صالح نوجوان کی وفات

سختہ زیر اشاعت لاہور میں ایک نہایت قابل اور صالح نوجوان کی وفات کی خبر جو موصول ہوئی کہ شیخ محمد احمد صاحب بانی بنی جو عترم شیخ محمد اسماعیل صاحب بانی بنی کے فرزند اکبر تھے۔ روزہ ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو ۱۴ بجے صبح ۳۳ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ ان کا والدانا الیہ دراجون اسی روز شام کو مرحوم کا جنازہ ہڈیوں پر لگا کر لاہور کے ریلوے پونجی گیا۔ نماز عشاء کے بعد اعلا سید مبارک میں قریم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کثیر تعداد میں اس جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور قرض کو سنبھالنے میں سید صاحب کی بیوی محترمہ شیخ محمد احمد صاحب بانی بنی مرحوم جا معہ حمیرہ کے فارغ التحصیل اور بڑے ہی قابل نوجوان تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان خاص امتیاز سے پاس کیا۔ اور اپنے ذاتی شوق اور ضعف کی بنا پر اردو ادب اور دینی علوم میں خاص دسترس حاصل کی تھی۔ ۱۹۵۹ء میں روزنامہ الفضل اندر روزنامہ المصلح کے ادارہ ختم میں مشائخ رہے۔ اس کے بعد اسلامی تاریخ کی عربی کتب کے تراجم کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ چند ہی سال کے اندر اندر اس میدان میں وہ شہرت حاصل کی کہ بہتوں سے آگے نکل گئے۔ عربی سے اردو ترجمہ کرنے میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ بڑے بڑے نقادوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اس چھوٹی ہی عمر میں نصف صد سے قریب عربی کتب کے تراجم کئے جو نامور اشاعتی اداروں کی طرف سے خائے ہوئے اور آپ کی شہرت کا باعث بنے۔

مرحوم بہت نیک سادہ مزاج بے نفس، صابر و شکر اور کمال دروہ محنت کرنے والے انسان تھے صاحب فن اور صاحب کمال ہونے کے باوجود طبیعت اس قدر سادہ پائی کہ نمازیوں اور محارم کا بیخوشانہ تھا کہ ایک بیٹو یا باریب صحافی، مستحقان، مہاجر، ازسوزت ہونے کے باوجود سزا اپنے آپ کو بچھڑانے سے منع کیا اور خود اپنے آپ کو کبھی کسی شرابی یا عزت و توفیق کا مستحق نہ گردانا بہت ہی عیاش اور وفا کی قسم کے نوجوان تھے۔ جامعہ کاموں میں

الوجہل کے ہاتھ میں جنت کے انگوروں کا خوشہ دیکھا مگر الوجل کفر کی حالت میں ہی مر گیا اور یہ بشارت اس کے لڑکے حضرت فکر صہ میں پوری ہوئی۔ یہی ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ نوح فرمایا اور حضور نے کو کا استقامت امیر کے سپرد کیا ہے۔ مگر امیر آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور آپ نے کہ فتح ہوئے برائے کے بیٹے عثمان بن امیر کو کہ حکم مقرر کیا یہ قدرت خداوندی کے عجایب ہیں جن سے روحانی دنیا نمود نظر آتی ہے۔ اور خدا اپنے مصلح کو بہتر بھجتا ہے۔

بہر حال حضرت سید موعود علیہ السلام کے درویشی والے شیخ تن کی درمیانی کڑی دربان میں سے کٹ کر آسمان کی طرف پرواز کر گئی۔ اور ہم میں بھائی یا بیچ میں سے چار رہ گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ فوت ہونے والے بھائی کو خدا تعالیٰ اپنے خاص جو اور رحمت میں بگردے اور ان کی نیکی اور اولاد کا دین و دنیا میں محافظ بنا دے اور ان کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور انہیں حضرت سید موعود علیہ السلام کا سچا وارث بنا دے اور ہم ہر چار میں بھائی باقی رہ گئے ہیں جب تک ہماری معتقد زندگی سب سے اپنی رضائے کے تحت اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا کرنا رہے اور ہماری انجام اس کے عقدا اور رحمت اور شفقت کے قدموں کے نیچے ہو اور ہماری اولاد قیامت تک نیکی اور تقویٰ اور خدمت کے مقام پر قائم رہے اور حضرت سید موعود علیہ السلام کی بشارتوں سے حقیقت پائے۔ آمین ہا رحمہ اللہ ہمیں بالآخر میں ان بے شمار بہنوں اور بھائیوں کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس صدمہ میں اپنے خطوط اور تاروں کے ذریعہ ہمہردی کا اظہار کر کے اپنی محبت اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے عظیمہ اور اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مگر ایک غلصہ دوست کی محبت دوسرے کے دل کے لئے فریم کلام دے کر سسکن فرزند سکتی ہے۔ اور میں ان سب دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے اس مہزور پر ہمارے لئے روحانی تسکین کا سامان مہیا کیا ہے۔ انجناہم اللہ احسن الجزاء وکان اللہ معہم ومعتا۔

خالکسار اسلام اور احمدیت کا ادنیٰ خادم
مرزا بشیر احمد - ریلوے ۵ جنوری ۱۹۶۲ء

عراق میں اساتذہ کی ضرورت

ایم۔ اے اور بی۔ اے اسے پاس نوجوان توجہ فرمادیں
اطلاعی علی کے مجموعہ عراق میں ایم۔ اے اور بی۔ اے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جنہیں وہاں انگریزی زبان میں تعلیم دینا ہوگی۔ مولوی فاضل، ایم۔ اے اور بی۔ اے پاس زیادہ موزوں رہیں گے۔ لڑکوں کے علاوہ لڑکیوں کی بھی وہاں ضرورت ہے۔ لہذا احباب جماعت میں سے جو احباب اس مہزور سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے کوائف سے اطلاع دیں۔ تنخواہ موقوف ملے گی۔ دیگر معلومات ذریعہ خط و کتابت ہم پہنچی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر امور عشاء تادیان

ضروری اعلان

جلسہ سیکرٹریاں مال جماعت سے حمیرہ بند کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ سہ ماہی کا گواہ کی رپورٹ نظر منت بیت المال میں بھیجا کریں۔ تاکہ ان کی سسرگرمیوں کا علم مرکز میں ہوتا رہے۔ اور اگر کوئی مزید ہدایت چاہی کرنے والی ہو تو آئی جا سکتے۔ اس عزیز کے سے جمہ جماعت سے حمیرہ کے سیکرٹریاں مال کی خدمت میں چھپے ہوئے نام شروع مسال میں ہی دراندہ کے مانجھے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو نہ بے ہوں تو وہ دوبارہ منگوا سکتے ہیں۔

بیت جہاں جہاں پر ہمارے مبلغین صاحبان تفسیق میں وہاں ان سے تعداد حاصل کیا جائے۔ تو زیادہ بہتر تک میں کام ہو سکتا ہے۔

ناظر بیت المال تادیان

ہمیشہ بہت بڑے چڑھے کر چھد لیا اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نہایت ہی سرگرم اور مستعد رہن اور عقیدت مند کی حیثیت سے ان کی خدمات کا کار کاردہ تو خاص طور پر بہت مشاغل سے سلسلہ کے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں بے شمار مضامین لکھ کر قلمی خدمت کا حق ادا کیا۔ اخبار ہور کے لئے جب بھی انہیں کسی محزون شخص کی خبر لکھی تو بڑی سختی سے پیشانی سے قبول کیا۔ اور بڑی محنت اور مستعدی سے ہر وقت مضمون لکھ کر بھیجا۔ الخزن بہت ہی خوبوں اور اوصاف کے مالک تھے اور مائے اپنے حلقہ اصحاب میں خاص طور پر بہت ہر دل سے مدد و توجہ دیتے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرحوم کو گذشتہ ایک سال سے سانس کی تکلیف تھی۔ کچھ عرصہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی تھی لیکن اسے اساتذہ خواہش کے باوجود ریلوے سٹیشن میں بھی مشائی نہ ہو سکے۔ ہر روز سانس کا سانس کا شدید دورہ ہوا۔ یونیورسٹی میں بھی داخل کرانے کے باوجود علاج معائنے کے باوجود ہر روز کے اور ہر جنوری کو صبح سو جا رہے تھے اور اہل کو بیک کہہ کر مولانا عیسیٰ سے جانے۔ ان کا لہذا امام اعلیٰ ریلوے مرحوم کی مشاغل و مسائل قبل نشانی حمیرہ اللہ صاحب ریلوے مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ انہوں نے مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی۔

ادارہ بدر محرم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب بانی بنی کی خدمت میں ان کے لائق اور قابل فرج ہواں سال شہر زند کی ملک ذمات پر نیز مرحوم کی بیوہ اور جملہ افراد خاندان سے رتی بھر دوی اور تقویت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بردارے کہ سوا کریم مکرم شیخ محمد احمد صاحب بانی بنی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے جو سب سے زیادہ کو سب سے زیادہ دنیا میں ان کا بھڑخ محافظ نام ہو۔ آمین۔

تادیان کے جلسہ سالانہ پیر
تادیان میں جماعت احمدیہ کے سترہ سائے جلسہ جماعت کے مختلف علاقہ جات سے مدرسہ میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے گئے صاحبان میں اعلیٰ کے صاحبان کی خاص تعداد میں تشریف لائے تھے انہوں نے ہر روز میں اس امر کا اظہار کیا کہ

نہ ہو سکا۔ د احارہ ہر

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ وصالح پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف اظہار تعزیت

جماعت احمدیہ شہنشاہِ مکی

بزرگوار خدام بد مغربہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی غیر متوقع المناک وفات کا نظم پڑھا۔ جماعت احمدیہ شیکوگا ویسٹ اسٹیٹ نے ایک غیر معمولی اجلاس میں مذکورہ ذیل قرارداد پاس کی۔

جماعت احمدیہ شیکوگا کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رحمہ فرزندنا مہتر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی غیر متوقع المناک خبر پر ہلکے سبے حد مدہم ہوا۔ انا اللہ وانا الیرثہ الخلق۔

جماعت احمدیہ شیکوگا اس عظیم قوی نقصان راسخ آئینہ صاحبنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی الصالح الموعود متفقہاً اللہ جل جلالہ سے اور حضرت کے توسط سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات برآں بلند فرمائے۔ اور انکی پاک روح کو اپنے مقدس والدین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اسے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے آمین یا رب العالمین۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو اس عظیم حد پر مدہم مہل عطا کرے۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کا حافظہ دماغ ہر۔ آمین اللهم آمین۔

نے نیکوکار انوار کی شام کو ایک جلسہ تعزیت منعقد کیا جائے۔

چنانچہ بروز اتوار حکیم محمد سلیمان صاحب نے ۱۰ بجے کی صداوت میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد میرے دونوں لڑکوں عزیز محمد احمد اور رضا احمد نے العفصل کا مرق پڑھ کر سنا یا جس میں حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات مناسبتاً جنازہ اور چھبڑ و کھنٹھ کے حالات درج ہیں۔

پھر حکیم شیخ ظفر الاسلام و حکیم شہر محمد خان اور قاری انوار الحق صاحب نے بالترتیب حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد میں نے مدد علیہ کی اجازت سے ایک تعزیتی تجویز پیش کی جسے تمام سامعین نے متفقہ طور پر منظور کر کے فیصلہ کیا کہ اس کی منظور اہلاد حضرت میاں شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فی ایدہم اللہ تعالیٰ حضرت میاں بشیر احمد مدظلہ العالی حضرت میاں سید احمد مدظلہ اور ادارہ العفصل و بدو کو تمجیدی جائیں۔ وہ تجویز یہ ہے۔

تجویز تعزیت

ہفت روزہ بد کتابیان مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت سے تبلیغ پاک کے ایک روشن عظیم حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی۔ جماعت احمدیہ میں کو اس روح فرسا خبر سے جو عظیم صدمہ ہوا اس کا اظہار اہلاد حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فی ایدہم اللہ تعالیٰ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت سیدہ فاطمہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امیر محمد بیگ صاحبہ کی خدمت میں فروری ۱۹۷۷ء کو ہوئی۔ اسی دن جماعت احمدیہ مکی کا یہ جلسہ اجلاس حضرت میاں شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔

پر مذکور بالا بزرگان سلسلہ اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اظہار و علم انصاری کرنا ہے۔ ہم لوگ حضرت دل سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک عظیم نعت سے محروم ہو گئی۔ اس پر ہمارا سوگوار ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اب ہماری دماغی کیفیت اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔ انجن بہشت بریں کو آپ کے دم سے رونق بخٹھے۔ اور حضور ایدہم اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً خاندان حضرت میاں شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمیں جملہ کی توفیق عطا فرمائے تاہن اس جلسہ تعزیت میں اسباب جماعت کے علاوہ چند سوزناغیر احمدی حضرات بھی جو میں۔ بلکہ وہ اراکین جنت سے تعلق رکھنے میں شریک ہوئے۔

شاگرد مسیح اللہ
انچارج احمدیہ مسلم شہنشاہ مکی

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی ہائینز

مورخہ ۲۷ جنوری ۱۳۹۷ھ کو حضرت صاحبزادہ میاں احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر سنتے ہی آزاد جماعت موسیٰ بنی ہائینز میں غم و اندک لہر دوڑا گئی۔ انساں و خیر اللہ کے بعد حکیم صاحب نے نصف گھنٹہ کے اندر اندر جامع مسجد احمدیہ موسیٰ بنی ہائینز میں تمام احباب جمع ہو گئے۔ خاکسار نے ایک کثیر تعداد کی جمعیت میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور اساتذہ کی درود کر کے ساتھ دعا کی گئی کہ وہی کہ یہ حضرت میاں صاحب کو اپنے قرب خاص سے نوازتے ہوئے جنت کے اعلیٰ مقام میں لگھڑے۔ جہاں آپ کو سیدنا حضرت محمد عزرائلی علیہ السلام و سلم ظل محمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و صلواتہم و سلامتہم علیہم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حیات حاصل ہو۔ (آمین اللهم آمین)

اس موقع پر تمام اراکین جماعت احمدیہ موسیٰ بنی ہائینز اس عظیم غم و اندک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ظال اللہ بقاہ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب

سجاد بیگ صاحبہ مدظلہ العالی حضرت سیدہ نواب امیر محمد بیگ صاحبہ مدظلہ العالی محروم و مشغولہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ محروم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ ساروان و مشیرگان اور جمالی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ نیز ہمدردی اور ذلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے درود دل سے دنا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی ہمیں جملہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین

نعمت
شاگرد سید محمد موسیٰ علیہ السلام
موسیٰ بنی ہائینز۔

جماعت احمدیہ سوگوارہ

جاری ۲۷ جنوری ۱۳۹۷ھ کے بعد نماز فجر جامع مسجد احمدیہ موسیٰ بنی ہائینز حضرت مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب اور جماعت احمدیہ سوگوارہ کے غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد شریک ہوئے۔

صاحب حداد کے ارشاد کے تحت شاگرد نے انجیل بد مجربہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا اندک مانگ سنا اور کچھ پڑھ کر سنایا۔

شاگرد ہی آپ کی ذرا ستودہ صفات کے اوصاف حمیدہ جو چشم دید تھے وہ اجلاس کے سامنے رکھے۔ بعد ازاں حکم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ مسجد نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ان بیگم بیگم کا ذکر کیا جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح محرم مولوی سید محمد احمد صاحب پراہ نعل ہر بیگم ہائینز اور ایدہم اللہ تعالیٰ صاحب کی ولادت اور کتاب انوار اسلام میں آپ کی پیدائش کے تعلق و شہادت کی احسن بیگم ہی تم شریح فرمائی۔ ان تقریروں کے بعد جماعت پھر یہ پڑھ کر کھڑکی طرف سے پڑھ کر ذیل تعزیتی قرارداد پڑھ کر کھڑکی سے متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

یہ جماعت احمدیہ سوگوارہ کے قریب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے انتقال پر ظلال کی خبر اخبار بداد سے معلوم ہوئی غم کی ایک لہر آقا فانا ساری جماعت میں پھیلی گئی تھی۔ بے پروا، عورہ، حرم، رب ہی اس غم سے محروم ہیں۔ ایک بہت بڑی قابل تقدیر کمی جس سے بہت ساری اُمیریں وابستہ تھیں کہ ہمیں جملہ کی توفیق حاصل ہے۔ فیض سے فیضیاب ہو سکیں گے۔ یہی وہ دی جو تاج ہے جو منظور رخ اجاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنی جوار رحمت میں لگھڑے اور بہشت بریں میں اعلیٰ مقام بخٹھے۔

ان کے سپاہیانگان اور سب اولاد کا حامی
رہا حفظ ہو۔ آمین۔

فاکرا ربیعہ بدر الدین ابوحنیفہ
زینب سکرگڑھ

جماعت احمدیہ یادگیر (دکن)

۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر سے
حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ
عنه کی وفات کی انٹرنیشنل خبر کا علم ہوا
جس پر جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے
حسب ذیل قرار داد تقریرت یاں کی گئی
حضرت مرزا شریف احمد صاحب
رضی اللہ عنہ کے نہایت اہم نیک سائنہ
اور محال پر سچا افراد جماعت احمدیہ یادگیر
ہونے کی رنج و غم اور دکھ کا اظہار
کرتے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب
کا مبارک وجود اسلام اور احمدیت کے
لئے ایک خاص تقدیر کا حامل تھا حضرت
صاحبزادہ صاحب گذشتہ نصف صدی
کے قریب سلسلہ احمدیہ کی بزرگ القدر خدمت
سراجام ہی یہی مدد آپ کے مقام کو نمایا
کر رہے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ
حضرت صاحبزادہ صاحب کے رجحان
کو مدنیت فرمائے اور آپ کی روح کو عالمین
میں اپنے مقدس والدین اور حضرت سرور
کا مقام حاصل اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ
دے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ابوہ اللہ تعالیٰ غفرہ العزیز اور دیگر
افسردہ مقدس اہل بیت حضرت سید
مرعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھیر جیل
سے اس قدر تکلیفیں کورہ اجتناب کرنے کی
توفیق عطا فرما دے آمین۔
یک جنوری ۱۹۱۲ء میں یہ نماز مغرب
حضرت صاحبزادہ صاحب کے نماز جنازہ
غائب بھی پڑھا گیا۔
محمد عبدالحمید
بیر جماعت احمدیہ یادگیر

دارالسلام دہلی مشرقی افریقہ

جماعت احمدیہ دارالسلام ہنگائی نیکو کا
ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۲ء
بعد نماز مغرب مسجد مسجد اسلام میں زیر
صدارت مولوی محمد رفیع صاحب امیر دکن
مشرقی ہنگائی نیکو کا منعقد ہوا۔ جس میں حضرت
صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ
عنه کی برکت کے منتظر صاحب مدعو حکم
خفگی کر صاحب اللہ پرنسٹنٹ جماعت
دارالسلام نے تقاریر کیں۔ بعد نماز
ذیل روزہ جیشن با اتفاق رائے منظور
کیا گیا۔

جماعت احمدیہ دارالسلام کے مجاہدان
مورخہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیت
پر گزرتے تمام دارالانوس کا اظہار کونہ بین

حضرت میاں صاحب مرحوم و مدفون کی بزرگی
اور جات کے لئے دعا کرتے ہوئے سینما
حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ
مرزا بشیر احمد صاحب حضرت ذاب مبارک
بیکم صاحبہ حضرت ذاب امتنا لطیفہ بیگم
صاحبہ اور بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحب
مرحوم و مدفون کی فدائت میں بالخصوص
اور خاندان حضرت شیخ مرعود علیہ السلام
کے دیگر افراد و جملہ صاحب جماعت ہائے
احمدیہ کی خدمت میں بالعموم اپنے دل رنج
و غم کے جذبات پیش کرتا ہے اور دعا کرتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب جمعی
اللہ عنہ کے جلال اہل و خیال کا خود دیکھنا
دعا فرما دے اور ان کو توفیق دے
کہ جس طرح حضرت شیخ مرعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اپنے والد مبارک کی وفات
کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا متولی
متکفل بنایا تھا۔ یہی اپنے آپ کو
اللہ تعالیٰ کی گود میں ڈال دیں۔

ناکرافتعل کریم لون
پرنسٹنٹ جماعت احمدیہ دارالسلام
مشرقی افریقہ

جلس تخریب یاد بخیر احمدیہ لہو

زیریں بیرونی ۱۹۱۲ء
۱۲-۱۱-۱۹۱۲
ہم عمران کونیک بہر حضرت صاحبزادہ
مرزا شریف احمد صاحب کے اچانک
انتقال پر انتہائی رنج و غم اور حزن و
طال کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی ناگہانی اڑ
الناک وفات ہمارے لئے بہت بڑے
صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے شرف
حضرت شیخ مرعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی حشر اولاد ہونے کی وجہ سے جماعت
کے لئے ایک مبارکت اور مقدس وجود
تھے۔ بلکہ آپ موجودہ زمانے میں
اللہ تعالیٰ کے خاص بھٹار میں سے تھے
اور آپ کی ذات مبارک حضرت شیخ
مرعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرب
الہات ہورہے ہیں اور کشف کی مورد تھی۔
وفات کے وقت حضرت صاحبزادہ
صاحب مرحوم صاحبہ امیر احمدیہ میں ناظر
اصلاح دارشادہ تھے۔ تقسیم ہندو
ہونے پر بھی قادیان میں آپ صدر انجمن
احمدیہ میں ناظر دعوت و تبلیغ تھے۔ ان
دوں بہرہ کی مالک ہیں تبلیغ اسلام کا
فرغیہ ہی آپ کے سپرد تھا۔ اس طرح
آپ نے اشد عبت اسلام کے مفہم میں نہ
صرف پاک سنیہ بیک بہرہ کی مالک میں
جسے نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔
اور اس لحاظ سے نہایت بے شہر تخریب
بدیع کو آپ سے گزرتا ہوا ہے۔
حضرت صاحبزادہ صاحب کی بلند
شخصیت اور ان کی نیکی نہایت دکھش
منی اور خدمت خلق کا جذبہ جماعت کے دل

میں موجود تھا۔ اس کی وجہ سے غلیظ مذا
کو آپ سے بہت سے فوائد پہنچے۔ آپ کی
زیادہ تر عمر ان کی بیٹی کے زیادہ سے زیادہ
زوج اول کو کام لیا ہے۔ اور وہ رنگار
پر رنگ باہنیں۔ اس طرح سے آپ کے
ذریعہ سے مستقل فیض جاری رہا۔
ہم اس سلسلہ علیہ پر سیدنا حضرت
امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ غفرہ العزیز
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
ذلیل حضرت ذاب مبارک بیگم صاحبہ
ذلیل حضرت ذاب امتنا لطیفہ بیگم
صاحبہ ذلیلہ اور حضرت بیگم صاحبہ مرزا
شریف احمد صاحب اور آپ کے جملہ
صاحبزادگان اور خاندان حضرت شیخ مرعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد سے
معلوم دل سے بہرہ ور اور تفریق کا اظہار
کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا
شریف احمد صاحب کو جنت میں
اصلی اور بلند ترین مرتبہ عطا فرمائے اور
اپنے خاص قرب سے نوازے۔ آمین الہم

وکیل المال تحریک جدید روہ

تنگریا دارالسلام

المبارات کے ذریعہ یو ایٹو سنک
خبر نامی حضرت شیخ پاک علیہ السلام کے
ختم بجز حضرت مرزا شریف احمد صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم لوگوں کو ادھر نماز
دے کر اپنے ایک جیتی سے بدلے
انعام دانا الہیہ را جہوں۔ دعا ہے کہ خدا
کم حضرت میاں صاحب کو فرادہ ہی بریں
میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور
حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ غفرہ
العزیز خاندان حضرت شیخ مرعود علیہ
السلام کے تمام افراد بالخصوص حضرت
مرزا بشیر احمد صاحب اور مرحوم مہتمم
حضرت میاں صاحب اور دیگر صاحبان
فہمہ صاحبزادگان کو خدا تعالیٰ جیل کی
توفیق عطا کرے۔ آمین شہ آمین۔ اور اپنے
اہل و عیال نیز ملائکہ احمدیہ جماعتوں
کے احباب کی طرف سے تفریق پیش
کرتے ہوئے اس عظیم غم میں شریک ہے
لہذا تعالیٰ خفگی کرے

سید فضل عمر کلنی عفا اللہ عنہ
مبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
نگریہ اڑلیہ

جماعت احمدیہ پٹنل

جماعت احمدیہ پٹنل حضرت صاحبزادہ
مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ
عنه کی ناگہانی وفات اور جہاں پر
اپنے دل انتہائی غم اور افسوس کا اظہار
کرتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرحوم نے
کی ذات کو جلی غلیظ برکات کی حامل تھی
آپ کا عظیم وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے

نہایت ہی مبارکت اور بلیا و کا ایک اہم حصہ
تھا۔

جماعت احمدیہ پٹنل اس سلسلہ عالیہ
اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ
حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی جملہ برکات
کو ہمیں جاری رکھے اور حضرت مدد کو
اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے اور
سپاہندگان کو بھرپور توفیق عطا فرمائے
آمین۔ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

جماعت احمدیہ پٹنل ہمارے پیارے
آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیر اللہ
تعالیٰ منبر العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا
بشیر احمد صاحب ذلیلہ العالی۔ حضرت
ذاب مبارک بیگم صاحبہ سلمیہ اللہ تعالیٰ
حضرت ذاب امتنا لطیفہ بیگم صاحبہ سلمیہ
اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ حضرت
مرزا شریف احمد صاحب اور آپ کی اولاد
سے باادب اظہار تفریق کرتی ہے اور
خاندان حضرت شیخ مرعود علیہ السلام اور
خاندان حضرت ذاب محمد علی خاں صاحب مرحوم
و مدفونہ کے جملہ افراد کے ساتھ دل پرورد
کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو
میر کی توفیق بخشنے اور جماعت کا ہر سال ہی
حافظہ دنا ہوا۔ آمین۔

فاکرا ایچ۔ ایم منڈا سنگھ
پرنسٹنٹ جماعت احمدیہ پٹنل

ساندھن

حضرت میاں شریف احمد صاحب رحمہ
اللہ عنہ کی وفات کی خبر سنکر دستوں میں
حکم کی کمرہ لاکھی جو نماز تہجد میں صاحب
مرحوم و مدفون کا نماز جنازہ غائب پڑھا
گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت
شیخ مرعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
خاندان و نیز سپاہندگان میں صاحب
مرحوم و مدفون کو بھرپور توفیق عطا فرمائے۔
اور میاں صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے
آمین تم آمین۔

جماعت احمدیہ ساندھن میں صاحب
کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔
فاکرا کریم الدین خاں
پرنسٹنٹ جماعت احمدیہ ساندھن روہی

نیو کا پٹنل دارالسلام

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی
الناک وفات کی ایک خبر نے نہایت حرجت
ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مالک
خاندان کو اس عظیم صدمہ کے پر داشت اور
مدیر جیل کی توفیق بخشے۔ جس کا ہر کوئی حصہ
ایہ اللہ تعالیٰ حضرت قرالنبیہ اور خاندان ہی
مرعود علیہ السلام کے جگہ تمام افراد پر دیگر تہمتوں کو
ناور باجماعت سلامت رکھے۔ آمین۔ اس وقت غم ہی
ہم فراخ جماعت ان کے غم میں شریک ہیں۔
متر شلو صاحبہ احمدی نیو کا پٹنل اڑلیہ

وادی کشمیر کی جامعوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(پہلی قسط کیلئے ملاحظہ ہوا اخبار ہلدی پورہ ص ۱۶)

(۲)

ادبکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ پورہ کشمیر

ایک ایام کے جلسہ سے فارغ ہو کر تبلیغی دورہ ۲۲ اکتوبر کو براستہ لاٹھ پورہ یاڈی پورہ کے لئے روانہ ہوا۔ لاٹھ پورہ میں جمعیت احمدیہ یاڈی پورہ کے سیکرٹری مال کرم غلام محمد صاحب لون تیار پذیر ہیں۔ وفد کے ساتھ پورہ پہنچنے پر انہوں نے ناشائستہ پیش کیا ناشائستہ سزاؤں کے بغیر انہیں وفد نے بعض احمدی اصحاب سے ملاقات کی جس کے متعلق یہ علم ہو گا کہ چند دن وغیرہ میں دست ہو چکے ہیں۔ انہیں منار ماجعت کی برکات اور جلدوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں سے فارغ ہو کر تیس ۱۲ بجے وہ پورہ یاڈی پورہ پہنچا۔ وفد کے تیار مال کرم غلام محمد صاحب پورہ کے صدر دفتر میں صدر کثیر کے وفد کو برحقہ آپ اور آپ کے بھائیوں اور دیگر اصحاب جماعت نے نہایت ہی محبت کے جذبات کے ساتھ وفد کا استقبال کیا اور ان کی بہانہ نوازی کا کما حقہ حق ادا فرمایا۔ تجزیہ ملاحظہ فرمائیں۔

یاڈی پورہ میں تبلیغی جلسہ

دورہ ۲۲ اکتوبر کو قریب اڑھائی بجے پورہ پہنچ کر بالخصوص صاحب پراہنشل ایمر مسعودی جن کی زیر سرمداری یاڈی پورہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سچ احمدیہ کے سامنے کئے میدان میں منعقد کیا گیا۔ خاک رنے قرآن مجید کی تلاوت کی اور محکم بالو محمد یوسف صاحب نے برکاتِ خلافت پر خوش احوالی سے نظم پڑھی۔

صاحب صدر نے انتہائی تقریر فرمائی جس میں تبلیغی جلسہ کے انعقاد کی فرض و غایہ بیان کی۔ سید احمدی مسیح موعود علیہ السلام کے بہتر نزدیک پڑھ کر سنائے۔ جن میں توحید باری تعالیٰ کی اہمیت اور صورت ہستی پہنچنے کے متعلق کی تھی۔

انتہائی صدارتی تقریر کے بعد ادبکرم مولوی عزیز ایوب صاحب مبلغ سر سیکر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے واٹخند واسن مقام ابراہیم مصطفیٰ کی تشریح کی اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کا نوحہ کر

کی فری زور وادی میں اس وقت بلند کیا جسک دلیا کے لوگ سرچشمہ توحید کے لئے برہ تھے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی آمد کا مقصد وحید توحید کا تیسام تھا۔ آپ نے بتایا کہ چند دستاں کے بہت سے رشتیوں اور نہیں کے نام ان انبیاء کرام سے ملتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے جس طرح کہ حضرت زینب حضرت ابراہیم علیہما السلام اور یہ بھی نبوت فتاویٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اسی سربن ہندوستان میں ہوئے ہیں۔ ہر سکتا ہے۔ اور ایسا ہے کرام جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور خدا تعالیٰ کے وہ رشتی اور سنی جو ہندوستان میں ہوئے ہیں۔ ایک ہی۔ جو ہوں۔ اس سلسلہ پر رشتہ ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہم اپنے مبلغ کے ساتھ سے ایک ہی ہیں اس لئے ہم سب کو باہم پریم اور محبت کے ساتھ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیے۔

اس کے بعد کرم جناب مولانا مولوی بش احمد صاحب فاضل مبلغ و ایمر محبت احمدیہ گلگتہ نے اپنی ناظرانہ تقریر شروع کی۔ آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے حاضر مذاقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت نبویت یا اچھوئے انداز سے پیش کی۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا حلقہ جو شہید پلان اور انڈیا کی پیشگوئیوں کو بیان کیا اور بتایا کہ ان کتابوں میں جو علامات اس ہمارے نبی کی بیان کی گئی ہیں وہ سب کا سب حضرت رسول پاک پر پورا پورا ہوا ہے۔ ہر سارا حد ہوتے کہ تمہیں پلان سے اس ہمارے نبی کا نام ہی محمد بتایا ہے۔ ان پیشگوئیوں کے بیان کرنے کے بعد آپ نے آج حضرت قبل اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی فائدہ اور آپ کی تعلیم پر مفضل رہنے والی امت محمدیہ کی حوالی کے متعلق فاضل مقررہ سے احادیث صحیحہ سے رشتہ ڈالی اور حضرت نبی کتب کے حوالہ ہست سے ثابت کیا کہ جو کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک تاریک زمانہ میں کئے والے اور اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے جو کتب ایک غلیظ انسان کے آہ کی تھی جو

آپ نے بتایا کہ ان پیشنگوئیوں کے مطابق دنیا کا خاتمہ ہندو تادیان کی تقدس سرزمین میں ظاہر ہو چکا ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارنامے نمایاں یہی شروع اور بہت کے ساتھ رشتہ ڈالی۔ پرامنی کے موجودہ پر خطہ وہیں حضرت مسیح پاک نے ان کے تیسام کے لئے اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے جو کوششیں فرمائی ہیں ان کا مفصل ذکر کیا۔ آپ کی یہ تقریر قریب دو گھنٹے تک جاری رہی۔ سب میں ہر جگہ کی تعریفیں جاری تھی۔ اور سب آپ کے پیروں کے منتظر اور گیتا کے شلوک پڑھتے اور سب نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بظہور بہانہ کے پیش فرماتے تو حاضرین ہمش عیش کر اٹھتے۔

اس جلسہ میں حاضر ہی بہت اچھی تھی۔ فیصلہ اور غیر احمدی بھی شریک جلسہ تھے۔ اتفاقاً سے اسی روز یاڈی پورہ میں یوٹھ کا فٹوش کا جلسہ بھی تھا۔ جس میں غور سے بحث کے لئے بہت سے دست

رسالہ تشبیذ الاذیان کا عربی ترجمہ

ضام احمدیہ مرکز پورہ کی سرپرستی میں اطفال کی تربیت اور ان میں علمی و فنی پیدا کرنے کے لئے ایک ماہنامہ تشبیذ الاذیان کے نام سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعی نے ہندوستان کے اشراف کے قریب باری کی کیا ہے۔ تمام اصحاب کو اپنے بچوں کی تربیت اور تعلیم و تربیت کے لئے راز فرمادیا اور بچوں کو پڑھانا چاہیے۔

ایک غیر دست نے اس رسالہ کی خریداری پر حلقے اور اصلاح میں علمی و فنی پیدا کرنے کے لئے کچھ پڑھے۔ راجا نیت پڑھنے کے لئے اس رسالہ کو مطالعہ فرمائی ہے۔ اس کا مطالعہ ان کو سوائے خیر حلقہ فرمائے اور ان کے بال و عمر اور اولاد میں پختہ دے گا۔

رسالہ کا سالانہ پندرہ تو مبلغ یا پندرہ پے سے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے پورے ممالک میں دوپے راجا نیت اور اگر کے رسالہ حاصل کرنا چاہیں گے۔ ان کے نام پر یہ رسالہ ایک سال کے لئے باریا کہ یا جائے گا۔ اس کے سوا بہ ہلدی پورہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ اطلاع بھیجا کر مندرجہ ذیل مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجئے گے۔

مقررہ ہلدی پورہ جوئے کے قریب راجا نیت ختم کردی جائے گی۔ قریبی خطا راجا نیت دار المسیح قادیان

جس سے۔ برکت و نافرمانی کے جلسہ سے فارغ ہو کر ان اصحاب ہمارے جلسہ میں شریک ہوئے۔ نیز پیک ایمرج۔ انشا احمدی دست شریک ہوئے۔ ہر سارا راجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ایک ایام کے حالات میں کے یاڈی پورہ کے جلسہ میں انہوں تک شریک ہوئے۔

دو ماہ بعد صرف کی تقریر کے بعد لوگ ذمہ دار نے صاحب صدر کی اجازت سے ہندوستان تقریر کی جس میں مولانا کی تقریر کو بے حد سراہا انہوں نے ایک سوال بھی مولانا کے سامنے پیش کیا جس کا جواب ہی مدلل جواب مولانا نے دیا۔

بعد ازاں جلسہ رونما ہوا۔ اور فریب و فتاک ناراضی پڑھ کر اسباب علیہ گاہ سے رخصت ہوئے۔

دورہ ۲۲ اکتوبر کو کاندھلہ ہندوستان کے کارنامہ تھا۔ اس لئے جمع ذریعہ وفد یاڈی پورہ سے روانہ ہوا۔ یاڈی پورہ کے صدر دفتر میں ہمارے پڑوس ایک مقام ہے جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے وہاں کی جماعت نے نہایت ہی محبت سے اور کما کمانہ پیش کیا کھانے سے راز ختم کے بعد انفرادی رنگ میں وہاں تبلیغ بھی کی گئی۔ بعد ازاں وفد کو کنگا پہنچا جو کنگا میں بس کے لئے میں کچھ دیر تھی۔ اسی وقت سے نانہہ اٹھتے ہوئے اراکین وفد نے قصبہ کے معزز اصحاب سے ملاقات کی اور انہیں پیغام احمدیت پہنچایا۔

وہاں کے کوئی ایک غیر احمدی اصحاب یہ کہتے تھے کہ کو تبلیغ کا جو جذبہ جماعت احمدیہ کے انہوں نے جاتا ہے وہ کسی اور جماعت میں نہیں ملتا۔ ہم زینب کے قریب تبلیغی وفد کو جو بس ملدو جس کے لئے راز ہو گیا۔ دیالی

ایک غیر دست نے اس رسالہ کی خریداری پر حلقے اور اصلاح میں علمی و فنی پیدا کرنے کے لئے کچھ پڑھے۔ راجا نیت پڑھنے کے لئے اس رسالہ کو مطالعہ فرمائی ہے۔ اس کا مطالعہ ان کو سوائے خیر حلقہ فرمائے اور ان کے بال و عمر اور اولاد میں پختہ دے گا۔

رسالہ کا سالانہ پندرہ تو مبلغ یا پندرہ پے سے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے پورے ممالک میں دوپے راجا نیت اور اگر کے رسالہ حاصل کرنا چاہیں گے۔ ان کے نام پر یہ رسالہ ایک سال کے لئے باریا کہ یا جائے گا۔ اس کے سوا بہ ہلدی پورہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ اطلاع بھیجا کر مندرجہ ذیل مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجئے گے۔

مقررہ ہلدی پورہ جوئے کے قریب راجا نیت ختم کردی جائے گی۔ قریبی خطا راجا نیت دار المسیح قادیان

اسلام اور روسی محمدین

دائرہ

احمدیہ بدو پوچھ میں عام مسلمانوں کو دستہ چائے

ایک غلط فہمی کا ازالہ !

مناوان بالا اور دیگر شخصی عنوانات کے ماتحت روزنامہ الجبیتہ مہلی کے سلسلے میں پیش
پہر بہت سے حقائق سے پردہ اٹھا ہے۔ اس کے متعلق ہمارا مندرجہ ذیل مکتوبہ اشکات
میں غلط کیا جائے (ادارہ ہدایت)

روس کے تین علاقوں میں جہاں مسلمانوں
کی اکثریت ہے۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ
کا کام تیز کر دی گئی ہے۔ اور افغان کی ایک مالیہ
کانفرنس میں روسی عدلیہ نے سفارتوں کی ہے کہ
حکومت اسلام کا زور ڈالنے کے لئے
سائنسی طریقے استعمال کرے اور روسی مسلمانوں
کے عقائد کے خلاف اپنی پوری طاقت صرف
کر دے۔ اس کانفرنس کی رپورٹ میں اس بات
کا اعتراف کیا گیا ہے کہ مذہب کے خلاف
پروپیگنڈہ مسلمانوں پر زیادہ کارگر ثابت
ہوئی ہے۔ اور ابھی کئی نئی نئی نئی نئی نئی
پارٹی بنائی ہیں اور ان کے کام پر نظر ثانی
کرے اور اس میں کوئی زیادہ کامیاب نہ آئے۔
گو روسی عدلیہ کو اس بات کا احساس ہے کہ
روس میں اسلام نے سنو زینسکیت نہیں کھائی
اور مسلمانوں پر آمادی پروپیگنڈہ زیادہ
کارگر ثابت نہیں ہوا۔

روس اور مسلم ممالک

روس کی کیونٹ پارٹی اسلام کی مخالفت
کو اپنے پروگرام کا جزو بنا چکی ہے۔ اس مقصد
کے لئے وہ روس میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، سینما
اسکول، کھول، شو، لیکچر اور کانفرنسیں سب ہی
اسلام کے خلاف دھنک کر دینے لگے ہیں۔
اور اس کام پر وہ نوکریاں مامور کیے گئے ہیں جو
نفسانی پر پروپیگنڈہ کے کام لیتے ہیں۔
اور روسی عدلیہ نے سب سے پہلے اسلام کے خلاف
محاذ بنائے ہیں تو اس مسلم ممالک میں سے کون
مگر کیونکہ روس کے خلاف محاذ نہیں بنا سکتا
مسلم ممالک کو آج تک یہ فریق نصیب نہ ہوئی کہ
وہ روسی سفوفات کا جواب دے دیتے۔ اسلام
کو اپنے بڑے نقصان پہنچے کہ وہ مسلمانوں نے
اس کی دعوت کو ذرا سوجھا کر دیا ہے۔ قرآن کی
ایک ایک سطر مسلمانوں کو اقدام کرنے کے لئے ابھارتی
ہے کیونکہ اسلام کی دعوت میں دفاع کے لئے
کوئی کوئی نہیں۔ اسلام کا مشن نا سب ہونا
نہ بلکہ بہت بڑا اقدام ہے اور اس اقدام میں
اسلام کی زندگی ہے۔

انڈیا میں دفاع

جس دور کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ مسلمانوں
نے اسلام کی عالمی دعوت کو خراب کر دیا ہے
روس میں اس کو اسلام کے خلاف محاذ قائم کرنے
کی جرات اس لئے ہوئی کہ کئی عین اسلام کا
فریبہ ترک کر دیا گیا۔ جب کوئی کوئی اقلیتی
ہو جائے گی۔ ان کے لئے تو اس کے خلاف

دوسروں کی طرف سے اقدام ہونے کے بارے
اور اسے عموداً دفاعی پوزیشن اختیار کرنی
پڑتی ہے۔ اگر اسلام ہی انتہا سے اس
پوزیشن کو اختیار کر لیتا تو اس کی طرف سے
کے لئے کوئی خطر نہ ہوتا۔ جہت کے روس
کو اسلام کے مقابل پر اقدام کی جرات ہوا
مسلمانوں کو جو اقدام ہی کے لئے پیدا ہونے
ہیں اس زینتہ کو ترک کرنا چاہئے۔ اسلام کی
زندگی اقدام ہی ہے۔ اس کا تبلیغی مذہب
جو دنیا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا
میں اقدام کرنے کے لئے آیا ہے وہ دفاع کے لئے
نہیں آیا۔ دفاع مشکلات کا عارضی حل ہو سکتا
ہے مستقل اور دائمی حل نہیں ہو سکتا۔

روس کے حربے

روس میں اسلام کی مخالفت کے لئے سہ
قسم کا حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک وہاں
کے مسلمان ان ویڈیوں کا کوئی جواب نہیں
دے سکتے۔ دوسرا وہاں کے مسلمان نہ صرف جواب
دے سکتے ہیں بلکہ اپنے اقدام سے روس کے
اقدام کو ناکام بھی بنا سکتے ہیں۔ تیسرا وہاں
کی ریویو سائے حریف حزب ممالک کے خلاف
لگ برساتے ہیں مشہور ہے وہ اگر چاہے
تو اس کا رخ روس کی طرف پھیر کر اقدام کا
نہیں دفاع کا فریبہ تو انجام دے سکتا
ہے۔ جامعہ انہر کے وہ مشنری کہاں ہیں
جو فریقہ کے تارک گوشوں میں اسلامی
روشنی پہنچانے کے لئے بڑے بیجا
ہیں۔ کہہ کر پروپیگنڈہ روسی عدلیہ کے بارے
میں خاموش ہے، انشاہ خود کوئی اسلام پسندی
یہاں کی سیاسی محفلوں کی نذر ہو جاتی ہے
وہ کی راہ میں کوئی سیاسی مصلحت مانگ نہیں
ہوتی۔ مگر مسلمانوں کی سیاست یہاں تک
پہنچ چکی ہے کہ وہ جیتی ہے۔ ہر جیتے ہیں کہ
آزاد مسلم ممالک اس اسلامی حیثیت پر نظر
خانی کریں اور اسلام کے بارے میں اقدام اور
تعمیر کے لئے تیار ہو جائیں اور اسلام ہی ان
کے لئے قابل شرم بن گیا تو وہ مسلمان ہونے
کی ذمت کون گوارا کریں؟

انگریزی کی اہمیت

اب پاکستان کے عربی مدارس میں انگریزی
رہائی سماجی علوم اور علمی سائنس کا نصاب
بھی داخل کر دیا گیا ہے۔ گامہا رہے خیال
میں انگریزی زبانیں ضروریات ہیں کہ انہیں
ملا کر لے لیں انہیں ضرور ہے۔ انگریزی
طرحانے سے وہ بین الاقوامی تعلقات کا

جس نکتی کا با با آدمی فرالا ہوا ہوں
نزدیک ہے۔ ہی دور کی ہی نہ سمجھتی ہے۔ پچھلے
دوں جب جماعت احمدیہ کے مبلغ کو کم روٹیا
مولوی بشیر احمد صاحب فاضل تبلیغی دورہ
پر پوچھا تو فریب ہئے تو ان کی پہلا تقریر
مسجد احمدیہ پوچھ کے ملت عام میں ہوئی جس
میں وہ حضرت نے قرآن و حدیث کے علاوہ
وہ مقدس اور گہرے صاحب کی روشنی میں تقاد
ہیں الاقوامی کے سہری اصول ثابت کر کے
اسلامی تعلیم کی عقلیہ و فکری تعلیمات کے
ذوقیت ظاہر کی اور اسی تعلق میں حضرت
کرشن و حضرت را بچند علیہما السلام کو اپنے
اپنے زمانہ کے بھائی سے بہت بہتر ہے۔
موصوف کی بے غنا عارف اور درست معمرات
سے پرستہ تقریر کو سامعین نے نہایت پسند
کیا جس کا مادی نتیجہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی
کوششوں سے ہی روٹیا صاحب کی مختلف
مقامات پر اور بھی تین تقریریں ہوتی ہیں
میں تو وہاں سنڈل آہ و گارہ وارہ شکہ سمجھا
کی تقریریں بھی متاثر ہیں۔ جہاں کہ آپ کی
سنسکرت سے واقفیت کا داد دی گئی۔ مگر
یعنی پیشہ ور مفاہلے مولوی صاحب موصوف
کی مکرہ بنائی اور بڑا از معارف بیانات کے نیک
تاثرات محسوس کر کے اپنے حنفی مفاد کو قائم
رکھتے ہوئے مولوی بشیر احمد صاحب کی
انڈیا ہی نہیں لگائے اور نہ صحیح معنی میں تبلیغ
کا فریبہ انجام دے سکتے ہیں۔ ہرگز
مکوں میں خصوصاً انگریزی میں مسلمانوں
کی شدید ضرورت ہے۔ دیکھ یہاں کے لوگ
ہندوستان اور پاکستان کے علماء سے
کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پھر علماء کو یہ
پتہ ہی نہیں کہ آج اسلام کے حریف کون
تھیروں سے مسلح ہیں اور سائنسی دور
میں اسلام پر اعتراضات کی کوئی تہ نہیں
ہے۔ انہیں جدید انگریزوں کے مطالبوں کی
سمجھت ضرورت ہے۔ مغربی ممالک میں
آج بھی اسلام کو نشانہ بنا یا جاتا ہے۔ گر ان
کے سمون کا رخ بالکل بدل گیا ہے اور
اس نکتہ پر سے وہی شخص واقف ہو
سکتا ہے۔ جس نے انگریزی لڑ لڑ کر
کا سنا نہ کیا ہو۔ اس لئے ہمارے خیال
میں مغربی مدارس کے نصاب کو جدید رنگ
میں ڈھالنے کے ساتھ انگریزی کی تعلیمات
مندی ہے کہ پھر موجودہ دور میں انگریزی کے
بغیر اسلام کو کھانے کے لئے کھانا
بہت مشکل ہے۔ (الجمعیہ دہلی)

تقدیر پر محسوسہ روح مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ
کرنا چاہتا کہ احمدی مولوی نے کرشن اور انگریز
کو بھی کہہ کر یہاں حضرت محمد رسول اللہ صلعم
کی توہین کی ہے۔ اور اس قسم کا پروپیگنڈہ
کے عوام میں ہمارے خلاف نفرت پیدا
کرنے کی نادر احمی کی جہاں کہ اکثر احمدی
درستوں نے خاک مارے اور وہی نکتہ
بھی کیا۔ پھر عقائد باطنی صاحب کو سخت کوڑھ
خواہ دینے کی نیت سے سخت کوڑھیں کا سلسلہ
شروع کر کے اپنے مقصد کو کوئی کرنے اور
اس طرح سے اپنی کھلی ہوئی حوت کو کھینچنے
والوں لانے کی ہوس میں اور کئی قسم کے نئے
نیاں الزامات لگانے شروع کیے۔
چنانچہ اس پر بھی ہر نیاں الزامات متاثر
جماعت احمدیہ کے علمبرداروں نے خبر کو اتار کے
دن بعد احمدیوں نے اپنے کی دعوت پر مدعو کیا
مولوی باقی صاحب کو مسلمانوں کی ہر غلط فہمیوں کا
انڈیا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جمہور میں دور سے
شروع ہو کر وہ کے فریب کے سامنے خاک مارنے
جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات حضرت باقی
سلسلہ احمدیہ کا حضرت نبی اکرم صلعم سے یقینی
عشق اور خدمت اسلام کی حقیقی شرط پر روشنی
ڈالنے کے بعد کوئی بحث مسکتے تھے حضرت کرشن
علیہ السلام کا نبی ہونا ہی قرآن و حدیث کا روشنی
میں بیان کیا۔ اور انہیں میں قرآن پاک کی
آیات و طبعاً لہذا نیز دران سن احوال
الاخلاص بیجا نذیر کرشن کر کے نبی اکرم صلعم
کی حدیث کان فی الہند (بیشاں اصول طرز
اسمہ کا ہونا۔ اور ان کے ساتھ ہی حضرت علی
کریم اللہ و جہر کی روایت جو کہ تفسیر مردک میں
ذکور ہے جس میں یہ آیت وصیہ ہم من لہ
تقدصن علیہ علیہ را المؤمنین لکھا ہے۔
تن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ تعالیٰ
بعث نبیاً اسود لہو من لہو تک
قصد فی القرآن۔ یعنی حضرت علیؑ
روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلے کے
بچا کو مبعوث فرمایا۔ فقارہ ان نبیوں میں سے ہیں
کا کہ قرآن بیان نام کے نہیں اس کو کہ حدیث
وہی کی حدیث کی دستاویز ہے اس کے علاوہ
حضرت مزاظہر جانجا نا را اور حضرت محمد
الف ثانی درک منقولات انہیں میں پڑھ کر
سنا ہی جن میں کرشن کی کہہ کہ خطاب کرنا ہے
اور اس کے تجویز میں ثابت ہے حضرت کرشنؑ
اسلام کا ہی ہونا اسلام میں مسلمانوں کا وہی
اعتقاد ہے۔ حضرت سید محمد رسول اللہ اسلام
نے زمانہ اسلام کو اس عقیدہ کو شہرت
دے کر خدائے انسانی کو اس عقیدہ کی طرف متوجہ کیا

والدین میں آج تجدید کے نام پر سالانہ جلسے موقہ پر

خواہش کا اجلاس

منفردہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء

پورے جسٹس لائبریری اور انارکلی میں
 سالانہ ۱۹۶۱ء منفردہ موزوں ۱۹ دسمبر
 ۱۹۶۱ء بمقام قادیان دارالافتاء کے
 کے مطابق نوجوان جماعت لائبریری کے
 ایام میں درجہ اولیٰ تہذیبیہ اور دیگر تہذیبیہ
 کو رہنا تھا۔ لیکن محکمہ کی طرف سے بائیس برس
 کی تعلیم کے باعث اس روز پر وہ گرام
 عملی کرنا پڑا۔ اولیٰ سالانہ قادیان
 کے افتتاح پر آج کے روز موزوں ۱۹ دسمبر
 کو جمعہ صوفیوں کی اور صلح حافت تھا
 حضرت گلزار سٹول کے سخن میں جلسہ کا
 افتتاح ہوا۔ تھیک ۱۰ بجے ڈیر صدر است
 صاحبزادی امہ المتعالم صاحبہ علیہ کی
 کارروائی شروع ہوئی۔ عزیزہ بیوہ بیگم
 نے مذاکرہ کی دعوت کی۔ عزیزہ امہ
 القیومہ نے مسکاتے نظم پڑھی پہلی تقریر
 عزیزہ سستانی خورشید بیگم صاحبہ کی تھی۔
 آپ کی تقریر کا موضوع "جہاد انہیب"
 تھا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ایک زندہ
 اور مکمل مذہب ہے۔ اور میں انسانی
 تہذیبیہ ترقیوں کو پورا کرتا ہے۔ آپ
 نے پانچ ارکان اسلام کی خلافت اور
 حکمت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ اس
 وقت اسلام ہی ایک ایسا راستہ
 ہے جس پر کل انسان اپنی زندگی
 کے حقیقی مقصد یعنی مقام عبودیت کو
 حاصل کر سکتا ہے۔ دوسری تقریر عزیزہ
 تہذیبیہ بیگم کی تھی۔ عزیزہ بیگم کی تقریر کا
 عنوان "آنحضرت علیہ السلام کی زندگی ایک
 کامل نمونہ ہے۔ غرض عزیزہ نے بتایا کہ
 حضور کی زندگی میں ایک بچہ تھی جو ان
 باپ جبریل اور بادشاہ بھی قسم کے
 ادھارت اپنی مکمل صورت میں نہیں مل
 سکتے ہیں۔ اور حضور کی زندگی کو
 اگر ہم اپنی زندگیوں میں اغز کریں تو ہم
 خدا تعالیٰ کے حقیقی منوں میں
 فرزند ہوں اور کامیاب انسان بن
 سکتے ہیں۔ اور یہی مضمون آنحضرت علیہ السلام
 کی زندگی کے حقیقی منوں ہے۔ عزیزہ نے حضور
 کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کو
 تقریر کر کے چھوٹے چھوٹے بابوں میں
 تقسیم فرمایا اور ہر باب پر مفصل
 مقدمہ اور صاحبہ ملاحظہ فرمائیں
 پھر تیسری تقریر سستانی صاحبہ نے
 صاحبہ نے حضرت سید محمد علیہ السلام
 کی پیشگوئیوں کے مضمون پر کی۔ آپ
 نے حضرت اسی سید محمد علیہ السلام

درویش فنڈ

قادیان کو آباد کئے ہر احمدی کا سر میں ہے خواہ وہ دنیا کے کسی گوشے میں
 ہو۔ مگر ہندوستانی احمدیوں کے ذمہ داروں اس جہت سے کہ یہ فنڈ سے
 ان کے اپنے ملک میں داخلے اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے
 ہندوستانی احمدیوں کا فرض ہے کہ قادیان کو آباد رکھنے والے "درویش"
 کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان کے گزارہ کے لئے اخراجات کا بندوبست
 کریں تاکہ مالی تنگی اور ذہنی کوفت سے دوچار نہ ہوں۔ آبادی قادیان کے
 لئے جن اخراجات کو کرنا ناگزیر ہے، ماورجین کی گنجائش عام بجٹ سے نہیں نکال
 سکتی ہے۔

"درویش فنڈ"

کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی سیدنا حضرت علیہ
 المسیح الٹانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے "درویش فنڈ" کا بجٹ آمد
 مبلغ سولہ ہزار روپے لگایا ہے۔ اور توقع کی گئی کہ احباب جماعت ملی قربانی کا اعلیٰ
 نمونہ پیش کر کے ہونے مرکز کی آواز پر بیک کہیں گے اور لازمی چندہ
 کا سونپنہی اور ایسی کے علاوہ درویش فنڈ کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر
 حصہ لے کر متوقع افسانہ آمد کی رقم کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے
 اور اپنے پیارے امام کی خوشخبری حاصل کرنے والے بنیں گے۔ لیکن

تاحال اس دم کے وعدے اور
 توقع سے بہت کم ہے۔ اس لئے
 ضروری ہے کہ مخلصین اس اہم عزم
 کی طرف پوری توجہ کریں۔ تاکہ دوسری
 ششماہی میں بجٹ کے مطابق پوری
 آمد ہو سکے۔
 اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر
 ہوا رہے کہ زیادہ سے زیادہ ذمہ
 داری کی توفیق دے۔ آمین۔
 ناظر مہینت المال قادیان

کی ایک خرابی جس سے اس وقت
 حکمت تنگ آچکے خود پادروم
 جاتی ہیں بدھ ہادی فنڈ کے روزمرہ
 ضروریات میں پیدائش حاصل نہیں
 ہو سکتی ہے۔ مرد عورت کی مجموعی زندگی کی
 حدود کی نشان دہی ہو کر ایک پڑا اس اور
 باغی ترقی کا حوالہ دینا۔ پورا ہے جس کی
 آج زمانہ کو یہی ضرورت ہے
 پانچویں تقریر عزیزہ بیگم صاحبہ کی
 تھی۔ عزیزہ بیگم صاحبہ کی تقریر میں
 عدالت حضرت سید محمد علیہ السلام کے
 موضوعات پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ
 سید نبی اور مرقوم میں ایک موعود کے
 ہونے کی پیشگوئی تھی ہے، سید نبی کے پیر
 کی اس لگائے بیٹھے ہیں کہ آخری زمانہ میں
 سب کو دنیا میں رہائی پڑھ جائے گی۔ ایک
 اوتار جنم لے گا۔ زمین کا خیال ہے کہ
 آسمان سے اترے گا اور دنیا کی بارش
 کا نشانہ کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حکومت
 کو جس سے دنیا قائم کرے گا۔ اگر ان
 سب پیشگوئیوں کو گور سے دیکھا جائے
 تو سبھی موعود کھائی اوتاروں کا نشانہ
 ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں
 کہ ایک ہی وقت میں بہت اوتار جنم لے کر
 زمین میں فساد اور خونریزی کا نشانہ
 کریں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ موعود اقوام
 میں موعود کا نشانہ دہری ہیں ان کی پیشگوئی

والسلام کی ہزار ہا پیشگوئیوں میں
 سے چند ایک کا ذکر کیا۔ اور ان سے
 حضور کی صداقت اور حضور کے
 روحانی مقام پر استدلال کیا۔
 تقریباً ہی رکھنے ہوئے خاص طور پر
 قادیان کی مستقبل میں ترقی سے متعلق
 حضور کی پیشگوئی کا ذکر کیا۔ آپ نے
 بتایا کہ قادیان ایک معمولی قصبہ تھا
 اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد علیہ
 السلام کی برکت سے اس کی ترقی ترقی
 سال کر دی ہے۔ آج ہر سال قبل سے
 آج کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں معلوم ہوگا
 کہ قادیان پہلے سے سیکڑوں گنا
 ترقی کر چکا ہے۔ اور قادیان کو اب یہ
 آبادی کے لحاظ سے ایک معمولی قصبہ کی
 حیثیت رکھتا ہے۔ مگر اسے روحانی
 مقام کے باعث دنیا کے بڑے
 بڑے شہروں کے مقابل پر اس وقت
 ہیں۔ الاقرامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد علیہ
 السلام سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں زمین
 کے کناروں تک شہرت دوں گا۔ سو
 حضور کے نام کی شہرت کے ساتھ ساتھ
 قادیان بھی زمین کے کناروں تک شہرت
 پا گیا۔ حضور کی قادیان سے ترقی سے
 متعلق ابھی کئی اور پیشگوئیاں پوری
 ہونے والی ہیں جن میں قادیان کی بحیثیت
 شہرت ترقی کا ذکر و مباحثے موجود ہے۔
 دوسری پیشگوئی حضور کی مستقبل
 سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ ہے کہ حضور
 نے فرمایا کہ اس کا حصہ میرے ہاتھ
 میں دیا گیا ہے۔ اور تیسری پیشگوئی
 ہوتی ہے کہ حضور کی تعلق رکھتی ہے۔ وہ
 ہے۔ ہاتھ سے جیسے پڑوں سے کہ
 ڈھونڈیں گے۔ اور ابھی بہت ہی پیشگوئیاں
 ہیں جو آئندہ وقتوں میں پوری ہو کر
 حوضوں کے لئے اذیاد ایمان اور حید
 دہوں کی صداقت کے قبول کرنے کا
 ذریعہ ہوں گی۔
 چوتھی تقریر عزیزہ بیگم صاحبہ
 امیر محترم مکمل نسیل احمد صاحب منگھری
 کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی
 پدہ کی ضرورت اور ممکن بنانا ایک سالانہ
 تقریر فرمائی۔ اور آپ نے بتایا کہ یہ
 ہماری سماج اور معاشرے کے لئے ایک
 بڑی رحمت ہے۔ اور اگر اس پر حکمت
 مکمل پورے طور پر عمل کیا جائے تو حاضر

علامات آسمانی میں توجہ کی جس سے اس بات کی طرف
 اشارہ دیتی ہیں کہ جس طرح اس زمانہ میں سب
 ترقی سے دنیا ایک شہر کی طرح موری ہے۔ اسی
 طرح دوسری رہنمائی کے لئے بھی ایک ہی چیز
 کے جذبے سے جم کر عالمگیر انقلاب و ترقی کی
 بنیاد پڑے۔ اس طرح، روحانی انقلاب پر ہوا
 کر اللہ تعالیٰ سے اس فن کا تعلق استوار کر
 اور پیاسی رو میں کر اللہ تعالیٰ کے آت نہ
 پڑھ جائیں۔ حضرت سید محمد علیہ السلام کی
 موعود ہی آتے اور اپنا پیغام منکر لائے وقت پر
 رحمت دے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ حضور کے پیغام
 نمازی فوج انسان تک پہنچائی جائے اور اس طرح
 دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہو سکے۔
 ناظر مہینت المال قادیان

خبریں

گورکھپور ۵ ارجنوری۔ پردھان منتری پنڈت ہنرے نے توہی بھتیجی سہتار میں تقریر کرتے ہوئے بیتاؤنی دی کہ اگر توہی بھتیجی کا سوال پورے طور پر حل نہ ہوتا تو بھارتی لکھوئے کے طور پر ہر جاتے گا۔ آپ نے کہا ہمیں اتنا بڑا کام اور پیش ہے کہ برس کی مشورہ کہ کشتوں سے ہی ہونا چاہئے ہے اس کے بغیر نہیں۔ ہم نے ملک میں اقتصادی اور سرکاری انقلاب لانے کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس کام کو سنبھالنے کے لئے ہمیں قومی پرستی کی حقیقی سرٹ پیدا کرنی ہوگی۔ آپ نے کہا کہ جب تک ہندوؤں کا ذکر کرتے ہیں تو ہم پرستی نہیں ہوتی۔ یہ تو مسلم قومی پرستی اور ہندوؤں کی تمیزی کے مسلم بیگی لڑنے کی طرح فتنہ دم کا پالا ہے۔ مخالفت ہے۔ آپ نے کہا کہ توہی کی طرح ہندو ہونے پر بھارت کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ گورکھپور کے شعروں میں دھان منتری کی طرف ملاحظہ۔ لیکن اس کے بارے میں انتہائی ملاحظہ کی گئی ہے جو دردی میں ذاتیات کے امتیاز کا مسلمہ و گونا گونا بیٹا ٹھاننا ہے۔ جب تک یہ مسلمہ موجود ہے تک میں جمہوریت اور مرد مشرک نہیں آسکتا اسے ہم کو نا ہوگا کہ ہندوؤں نے ملک کو کھو کر کیا ہے۔

گورکھپور ۵ ارجنوری۔ پردھان منتری پنڈت ہنرے نے دہلی میں ایک بھاری سبک دہلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارتی جمہوریت کا قومی اور داخلی طور پر جو بھارتی اور طریق کار اپنا ہے وہ اس پر مبنی ہے۔ اس کا بھارتی دنیا میں بھارت کے ہندوؤں میں اضافہ کیلئے اور اس باتوں اس کے لئے کافی عزت اور احترام کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

یہ تسلیم کرنے سے تیار نہیں کہ بدی کی طرح ہرگز۔ اور فیض انسان ہر جگہ سے آ رہی ہے۔ وزیر اعظم کو سید کا اقتدار کرنے سے انہوں نے کہا کہ آج ہم اعلیٰ ملک کے درمیان رہ رہے ہیں۔ ہانڈا روہن میوں کا خطرہ درپیش ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا تباہ ہو چکے گی۔ لیکن میں اسے گروہ پیش ہونے سے بچنے کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ کہ بدی کی طرح بھتیجی ہوگی۔

کوسہ ۵ ارجنوری۔ اپیلوں کی سماعت کرنے والی لٹاکی اعلیٰ ترین عدالت نے لٹاکی کے سابق وزیر اعظم شرنندار نائیپے کے نقل کے الزام میں ماس سوارا مقید کو دی گئی سزائے موت کی تصدیق کر دی ہے۔ دو دیگر جرموں میں ڈھارکیشا مقید اور مسٹر اتج۔ بی جیو دی جنہیں شرنندار نائیپے کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی کی سزا گھنٹا کر سزائے عمر قید کر دی گئی ہے۔

دہلی ۵ ارجنوری۔ آج بھارت نے انگلینڈ کی پانچویں کرکٹ ٹیسٹ میچ میں ۱۲۸ دوڑوں سے فتح حاصل کر کے دہلی اور اس طرح انگلینڈ کے مقابلہ میں موجودہ سیریز میں فتح حاصل کر لی۔ یہ پہلا موقع ہے جبکہ بھارت نے انگلینڈ کے مقابلہ میں کرکٹ جیتا۔ دو دنوں میں پہلے تین کرکٹ ٹیسٹ میچ ہادیجیت کے فیصلہ کے بغیر ختم ہو گئے۔ بھارت نے چوتھے اور پانچویں کرکٹ ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ کو ہرا دیا۔

نئی دہلی ۵ ارجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گوا میں لوگوں کے جانفروک قاعدہ ہندوستان کے سے ۲۴ ہندوؤں سے پرمٹ سسٹم شروع کر دیا جائے گا۔ ٹیسٹ جا روکنے کا کام وزارت داخلہ کے ہی نئی دہلی ۵ ارجنوری۔ یہاں کے سیاسی معلقوں نے بتایا ہے کہ شری اے کھوش کا مرتبہ سے بھارت کی ٹیسٹ پارٹی کی صفوں میں انتشار کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ شری کھوش نے یارٹی میں دائیں اور بائیں بازو

جناب پنڈت مہن لال صاحب وزیر صنعت کی بھارتی قادیان میں آمد

بھارت مورخ پچھلے کو یہاں پر پنڈت مہن لال صاحب مقامی سکول کی دعوت پر اس کی ایک تقریب میں شمول ہوئے۔ اس موقع پر قادیان اور سرسری ہر گورکھپور کے ملحقہ کے بہت سے معززین مدعو تھے۔ جماعت کا طرہ سے محکم مولوی عبدالرحمن صاحب خان فاضل ناظر اعلیٰ صاحب مولوی برکات احمد صاحب راجپوتی نے ۱۰۰ سے ناظر اور ماسٹر محکم ڈاکٹر شیخ احمد صاحب راجپوتی کے علاوہ دیگر بوجہ وہاں پر پیش کرنے کے کافی اثر رکھتے ہیں محکم کلیم بدر الدین صاحب عالی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

انکیش کے سلسلہ میں مورخ پچھلے کو جناب پنڈت مہن لال صاحب ملاقات کے لئے احمدی محل میں آئے اور محکم ناظر صاحب اور عامر سے بعض فریڈی باتیں کر کے وہ اپنی تسلیف لے گئے۔ درناہ نگار

دو گھنٹے کے اختیار سے دہلی ہر جاتے تو کبھی پانچ یہ دھوکا کہنے لگا کہ آٹا فلاحی فیض حاصل ہوتی ہے ممبروں نے یہاں کیلئے کہ اگر گورکھپور میں غیر سرگرم تھے اور صحت کے دلچسپ امکان نکل سکتے ہیں۔

دہلی قادیان صاحب نامی ہوا) کی صدق و حقیقت سے مطلع کیا ہے اب جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کرشن علیہ اسلام ہی نہیں تھے تو یہ ان کے ہم معلومات اور انہیں نہایت ملاحظہ سے مہر قادیان کو تھی دلیل ہے۔ اور اس خیال سے وہ قرآن و حدیث کے احکام سے بھی منکر تصور کے جاتے ہیں۔ ان کے یہ تقریریں ۲۰ صحت ایک جا رہا جو کہ ملاحظہ سے نہایت ہی دلچسپی سے لکھی گئی کہ آئی اس سکر براس ٹینک کے ذریعہ قادیان دہلی سے محکم مولوی غلام نبی صاحب گیلانی نے بھی آخری تقریر میں کرشن علیہ اسلام کا ہی ہونا تسلیم کر کے کہا کہ تقدیر عرب کے لوگ ایسے عمارتوں میں ٹینک و ہاک باطنی انسان کو بھی ہی کہتے تھے کہ وہ انہیں کہتے تھے اور ایسے عمارتوں کے لئے دانت کہ بھی کہا جاتا ہے میں ہی کے لفظ سے گھبرانا نہیں چاہیے دہلیہ دہلیہ

کے دھڑوں میں اتحاد برقرار رکھا تھا۔ حصول آزادی کے بعد سے کچھ ٹیسٹ پارٹی کو کئی طرح کے کرائس کا سامنا کرنا پڑا اور اس سے بڑھ کر انہیں ایڈر شپ کا تھا۔ گزشتہ ۲۸ سالوں کے دوران میں پارٹی نے صرف چار مرتبہ جنرل سکرٹری تبدیل کئے۔

نویا لوگ ۱۵ جنوری۔ اتحادی بھیا کالانی میں یہ اعلانات پائی باقی کی ایک ن امریکہ کے حکمہ غارہ کے متورہ کے خلاف عمل کرتے ہوئے سیرٹی کو سلی میں سکر کشمیر پر بحث کرنے کی کوشش کر رہا ہے ان اطلاعات سے باتن کے اس تازہ ترین اقدام کا پھیل گئیوں کے ہاں میں خاص آرائیں شروع ہوئی ہیں۔ اگرچہ یہ قادیان کی جاتی ہے کہ امریکہ پہلے کی طرح پاکستان کو ہرا دے گا لیکن یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر امریکہ کی سکرٹری کو سلی میں سکرٹری پر دوبارہ بحث پر ناخوش ہے تو سکرٹری کو سلی میں اپنے دوست ملک پر زور دے کر انہیں ایسی کارروائی کرنے کو کہتا ہے جس کے نتیجے میں ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات مزید خراب ہو جائیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ گوا کے معاملہ پر امریکہ کے دورہ اقتدار کیلئے آج ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات کو کشمیر پہنچے۔ لانی معلقوں کے بیان کے مطابق ہندوستان کی اس پوزیشن میں ہے کہ وہ پاکستان کو سلی کے ساتھ دوست حاصل کرے۔ اگر پاکستان کا یہ فیصلہ

۸۰ صفحہ کا رسالہ

مقصد زندگی

احکام ربانی

کا ڈرائے پر

مفت

عبداللہ الدین سکند آباد

واذ الصّحف و نشرت

یعنی وہ کتنا بچہ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے آجک شائع ہونیوالی تریبہ تمام کتب اور ان کے مصنفین کے نام محفوظ رکھے گئے ہیں نیز ان میں سے جو کتب قادیان سے مل سکتی ہیں ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ صرف آٹھ نئے پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

المشاعر العظیم احمدیہ بکٹ پون قادیان

انہی تعلقات دعا سے کچھ عمارتوں کو ذریعہ بہت غلطی سے اور بعد اوقت کو برتنے اور اسے قبول کرنے کی توفیق دے۔

ناک اور محمد صاحب فانی مدد جانت

احمدیہ پریس